ادارہ

تعارف وتبصرہ کتب

● **اسلام کا نظامِ سیاست وحکومت** ....مولانا عبدالباقی حقانی

مغرب نواز اور جدت پسند طبقے سے ہمیشہ ایک اعتراض وارد ہوتا ہے کہ اسلام کے پاس اپنا کوئی مکمل ٹھوس ،مثبت ، جامع اور دیرپا نظام موجود نہیں۔ لیجئے جواب حاضر ہے۔مولانا عبدالباقی حقانی (مدرس اسلامی سیاسیات دارالعلوم حقانیہ) کی لاجواب کتاب اسلام کا نظام سیاست وحکومت اٹھایئے اور دنیا کو اسلام کے سیاسی اور ادارتی نظام کا مکمل نقشہ پیش کیجئے۔ زیرتبصرہ کتاب دراصل مولانا عبدالباقی حقانی کی عربی تصنیف: السیاسة والإدارة في الإسلام، کا سلیس اور آسان اردو ترجمہ ہے۔دو ضخیم جلدوں پر مشتمل اس کتاب میں اسلامی سیاست وحکومت کے تمام اہم اورضروری مسائل کوزیرِ بحث لایا گیاہے ۔ پہلی جلد پانچ ابواب پر مشتمل ہے جن میں اسلامی خلافت وسیاست کا تعارف ،خلیفہ اورسربراہ حکومت کی تقرری ، ریاست وحکومت کے قواعدوضوابط، اسلامی ریاست کی داخلہ پالیسی،خلیفۂ وقت کا محاسبہ اورمعزولی وغیرہ جیسے نازک اورمعرکۃ الآراء موضوعات پراظہارخیال کیا گیاہے۔

دوسری جلد کے اہم موضوعات میں ادارہ (Organization) ،ادارے کوسنبھالنے والے حکام کی لازمی صفات ، اسلامی ادارے میں کام کرنے والے افراد کیلئے اہم اصولوں وآداب ،امیرِ وقت کے فرائض ،سیاستِ خارجہ کے اصول،منصب سے استعفاء کے آداب وغیرہ پر روشنی ڈالی گئی ہے ۔ ہربحث کوقرآن وسنت ،خلفاے راشدینؓ کے طریقہء کاراورفقہاے امت کے اقوال سے مدلل کردیا گیا۔اس کے ساتھ جدید مغربی جمہوریت اوراسلام کے شورائی نظام کا ایک مکمل اورجامع موازنہ بھی پیش کردیا گیاہے ۔ اسلوب کی سلاست اور روانی کی وجہ سے یہ کتاب عوام وخواص دونوں کے لیے یکساں مفید ہے ۔کتاب پرمولانا سمیع الحق صاحب کے وقیع علمی مقدمہ کے علاوہ ،مولانا ڈاکٹرمحمود احمد غازیؒ ،مولانا سلیم اللہ خان صاحب اور مولانا مفتی تقی عثمانی سمیت دیگر اکابرین امت کے تقریظات و تاثرات سے مزین ہے جس نے کتاب کی اہمیت کومزید دوبالا کردیا۔کتاب عربی ،اردو ،فارسی اور پشتو سمیت چار زبانوں میں دستیاب ہے۔ ہم امید رکھتے ہیں کہ فاضل مؤلف کی یہ کتاب اسلامی سیاست وحکومت کے بارے میں سنجیدہ سوچ پیدا کرنے کے لیے دلیلِ راہ بنے گی ۔فاضل مصنف کا اندازسنجیدہ اورعالمانہ ہے ۔ حقیقت یہ ہے کہ اسلامی سیاسیات پر یہ کتاب ایک انسائیکلوپیڈیا کا درجہ رکھتی ہے ۔ یہ کتاب تقریباً دوہزار(۲۰۰۰) صفحات پر مشتمل ہے۔ ملنے کا پتہ : مکتبہ حقانیہ ،پشاور